نسیم ایوبی، وادی نیلم (آزاد کشمیر)

افغانی شیعہ اور ایران کی مداخلت

حقائق و واقعات اور اندرونی صورت حال

شیعہ مذہب اپنی ولادت سے لے کر آج تک اہل سنت کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ پہلی صدی ہجری سے یہ فرقہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہے۔ اہل سنت کے خلفاء کے خلاف سازشیں اور بغاوتیں اس فرقے کا منشور ہے۔ زیر زمین سرگرمیوں اور تقیہ کے بل بوتے پر اس گروہ نے مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو ختم کرنے میں جو کردار ادا کیا، وہ غیر مسلم بھی نہ کر سکے۔ مسلم ریاستوں کے خلاف دشمنوں کے ساتھ ساز باز کر کے اسلامی ریاستوں کو ختم کرنے کے لیے اس گروہ نے ہر حربہ اختیار کیا اور علقمی جیسے رسوائے زمانہ شیعوں نے اسلامی ریاست کے خاتمہ کے لیے بھرپور کوششیں کی۔ ان کی ان ریشہ دوانیوں کے نتیجہ میں مغرب عربی میں اور مصر افریقہ میں شیعہ ریاست قائم ہوئی۔ نتیجتاً" قتل و غارت گری اور اہل سنت کی بے حرمتی کے وہ ہولناک واقعات رونما ہوئے جن سے دھرتی کا سینہ تھر تھرانے لگا۔ آخر کار اس گروہ کے اقتدار سورج غروب ہو گیا۔ صفویوں کے دور میں شیعہ نے پھر انگڑائی لی، لیکن ترک عثمانیوں نے انہیں کچل کر رکھ دیا۔ یہ گروہ زیر زمین سرگرمیوں میں مصروف ہو گیا اور چمگادڑ کی طرح تاریکی شب میں کام کرنے لگا۔ شیعہ نے رات دن سازشوں کے جال تیار کیے، تاکہ ایک بار پھر اپنی حکومت قائم کر سکیں۔ سالہا سال تک ان کی نسلیں مسلمانوں کے خلاف حسد، کینہ اور بغض کا دودھ پی کر پلتی رہیں۔ تقیہ کے سائے میں یہ لوگ جوان ہوئے۔ اوپر سے کچھ اندر سے کچھ، ان کے مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے، لیکن جب اس گروہ کو اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو ان کی اصل

حقیقت سامنے آتی ہے۔ تب یہ خلق خدا کی بربادی کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور پھر آبادیوں کی تباہی چشم فلک کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔

رضا شاہ پہلوی کی حکومت کے خاتمہ پر اس دینی گروہ کو ایران میں اقتدار حاصل ہوا۔ لبنان میں ان کے گروہ آمادہ بغاوت ہوئے' اور یوں ایران کی نئی حکومت نشہ اقتدار میں اس قدر مدہوش ہوگئی کہ اس شیعی فساد کو جسے انہوں نے انقلاب کا نام دے رکھا تھا' بیرون ملک برآمد کرنے کی ٹھان لی۔ اس گروہ نے اپنی سرگرمیاں افریقہ' ایشیا' یورپ اور امریکہ تک وسیع کر دیں' انہوں نے اپنی توجہات کا ارتکاز زیادہ تر ان علاقوں پر کیا جہاں جہاں شیعہ اقلیت موجود تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ایران کی شیعی حکومت نے اپنا اولین ہدف افغانستان کو بنایا' کیوں کہ افغانستان نہ صرف ایران کا ملحقہ پڑوسی ہے بلکہ یہاں فارسی زبان بولنے والوں کی معقول تعداد بھی موجود ہے' جن میں ۶ سے ۱۰ فیصد تک شیعہ گروہ کے لوگ بھی موجو دہیں۔

چنانچہ ایران نے عراق کے ساتھ اپنی نو سالہ جنگ کے المناک اور ذلت آمیز انجام کے بعد اپنی عسکری اور فکری قوت افغانستان کی طرف مبذول کر دی تاکہ اب افغانستان کو ایک شیعہ ریاست میں تبدیل کرنے کے لیے سازش کی جائے۔

افغانستان ایران کے نقطہ نظر سے ایک اہم علاقہ ہے۔ "ہزارہ" قبائل کا تعلق شیعہ مذہب سے ہے جو "پاسبان" کے صوبے میں آباد ہیں۔ اس طرح ایک قلیل تعداد افغانستان کے دیگر صوبوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ "ایرانی نیشنل گارڈ" کے دستے "پاسبان" میں تعینات ہیں اور ایران نے اپنے خرچ سے صوبہ پاسبان میں ٹیلی فون لائنز کا جال بچھا دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ "ہزارہ" قبیلے کے لوگ از خود تو اتنا بڑا منصوبہ مکمل نہیں کرسکتے تھے۔

"آیات" (آیت اللہ کی جمع) کی ایک بہت بڑی تعداد' تو مان نہ مان میں تیرا مہمان' کی مصداق بن کر صوبہ بامیان میں براجمان ہے۔ یہ لوگ مشیر منصوبہ بندی کے عہدوں پر فائز ہو کر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ گزشتہ سال چند یرغمالی ڈاکٹروں کی رہائی کے سلسلہ میں شیعہ گروہ کے ساتھ جو مذاکرات ہوئے' ان میں ایرانی "آیت اللوں" کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی' جس نے مذاکرات کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا۔ ایران نے بامیان کے صوبے میں

عراق کے ساتھ جنگ کے خاتمہ کے بعد تقریباً" چالیس ہزار مسلح جوان داخل کر دیے ہیں' تاکہ اس صوبے میں شیعہ اسٹیٹ کے قیام کے لیے راہ ہموار کی جاسکے۔ پامیان کے کمانڈر مجاہد صفی الدین نے کہا کہ ان ایرانی فوجیوں کی سرگرمیوں کا واضح تعین ہنوز نہیں ہوسکا' لیکن ایک آغا خانی مسٹر کیان نے کہا ہے کہ نجیب کو اقتدار سے الگ کرنے کے بعد ہم "مجاہدین" سے بھی دو دو ہاتھ کریں گے۔ یہ ایرانی مداخلت کار کب اور کیسے اپنے ناپاک منصوبے پر عملدرآمد کا آغاز کریں گے؟ ابھی اس بارے میں کوئی قطعی رائے دینا قبل از وقت ہے۔

ایران اس وقت بھی مسئلہ افغانستان میں مداخلت کرتا رہا ہے' جبکہ وہ خود عراق کے ساتھ برسرپیکار تھا۔ ایرانی راہ نما خمینی اور روسی لیڈر گورباچوف کے درمیان خط و کتابت سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ایران روسی غاصبوں کو افغانستان کی قسمت کا مالک سمجھتا ہے' کیونکہ ایران نے روسی لیڈر کو توجہ دلائی تھی کہ افغانستان میں شیعہ کے مفادات کا تحفظ کیا جائے' جس کے جواب میں روس نے خمینی کو یقین دلایا کہ شیعہ کو افغانستان میں تمام حقوق دیے جائیں گے اور ان کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔

یہی صورت حال سکردو' گلگت' چترال' ہنزہ' نگر' دیامر کی ان ریاستوں کی ہے جو کبھی خود مختار ریاستیں تھیں' مگر اب پاکستان کے زیر انتظام وفاق کنٹرول میں ہیں۔ ریاست کشمیر سے ان ریاستوں کو ۱۹۴۷ء سے پاکستان نے نامعلوم وجوہ کی بنا پر الگ کر رکھا ہے۔ پاکستان کے شمال میں واقع یہ علاقہ قطعی طور پر سنی اکثریت پر مشتمل تھا' مگر غربت' جہالت' پسماندگی کے سبب آغا خانی فرقہ اسماعیلیہ کے امام کے زیر انتظام چلنے والے فلاحی ادارے ان غریب لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا کر اس پورے علاقے کو اسماعیلی بنا رہے ہیں۔ آغا خانی اور ایرانی شیعہ حکومت کا پورا زور اس بات پر صرف ہو رہا ہے کہ آزاد کشمیر کے شمال میں سکردو سے لے کر واخان (افغانستان) کی پوری پٹی شیعہ ریاست میں تبدیل ہو جائے اور یوں پاکستان اور آزاد کشمیر کا موجودہ علاقہ ایک طرف سے ہندوستان' دوسری طرف سے روس اور چین اور تیسری طرف سے افغانستان اور شیعہ ریاست کے درمیان گھر جائے اور اس طرح پاکستان کے اندر اس سہ کالمی دباؤ کے ذریعے سے شیعہ حضرات کو سنیوں کے برابر حقوق دے کر فقہ جعفریہ کے نام پر ملک میں صحابہ کرام کی عظمتوں کو تار تار کر دیا جائے اور خلفائے

ثلاثہ اور ان کے پیروکاروں کو پس منظر میں دھکیل کر یہاں وہی تاریخ دہرائی جائے جو مختار ثقفی، حسن بن صباح اور دیگر شیعہ لیڈروں نے اسلام کے دور عروج کو ختم کرنے کے لیے کوفہ، بصرہ، مکہ اور مدینہ میں دہرائی تھی۔ ان لوگوں کی پشت پناہی کے جی۔ بی، سی۔ آئی۔ اے، را اور خاد کر رہی ہیں تاکہ وقت آنے پر شمالی علاقوں کی طرف سے شیعہ آبادی کو بغاوت پر ابھارا جائے اور بلوچستان میں ایران اور روس کے ذریعے بغاوت کی آگ بھڑکائی جائے اور سندھ میں ہندوستانی ایجنٹوں کے ذریعے تخریب کاری کروا کر پاکستان کو مختلف فرقہ وارانہ ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یوں اس عظیم اسلامی ملک کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ اگر ہمارے سنی علما و سیاستدان اس خطرناک موقعہ پر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث کے جھگڑوں میں الجھے رہے تو یہاں نہ دیوبندی ہوں گے، نہ بریلوی اور نہ اہل حدیث۔ اس ملک پر یا کمیونسٹوں کا راج ہوگا یا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا۔

اگر آپ

یہودیت اور عیسائیت کے وسیع، گہرے اور جدید مطالعہ، کتب سابقہ کی روشنی میں قرآن مجید کی تفسیر و حقانیت، اقلیتوں کے لیل و نہار، ہندوؤں کے مسلک عزائم اور سرگرمیوں اور اسلام و پاکستان دشمن عناصر کی دسیسہ کاریوں سے باخبر رہنا چاہتے ہیں تو

ماہنامہ "المذاہب" ملک پارک شاہدرہ لاہور کا مطالعہ فرمائیں

ایڈیٹر: محمد اسلم رانا گولڈ میڈلسٹ

سالانہ زر تعاون : پاکستان، مبلغ ۷۰ روپے
: بیرون ملک، ۲۰ امریکی ڈالر
: ۱۵ برطانوی پاؤنڈ
: ۸۰ سعودی ریال

ہر قسم کی خط و کتابت بنام "محمد اسلم رانا" کی جائے